بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ اور حضرت سعد بن معاذؓ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26رجون 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ خطبہ میں بھی حضرت عبدالرحمن بن عوف کا ذکر کیا گیا تھا اور بقایا کچھ حصہ اس ذکر کا رہتا تھا جو آج بیان کروں گا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف کی سخاوت مشہور تھی اور مالی قربانیاں بھی انہوں نے بہت کیں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے وصیت کی تھی کہ جنگ بدر میں شریک ہونیوالے ہر ایک کو چار سو دینار ان کے ترکہ میں سے دیئے جائیں۔ چنانچہ اس پر عمل کیا گیا۔ اس وقت ان اصحاب کی تعداد سو تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب صحابہ کرام کو غزوہ تبوک کی تیاری کیلئے حکم دیا تو آپؐ نے امراء کو اللہ کی راہ میں مال اور سواری مہیا کرنے کی تحریک بھی فرمائی۔ اس پر حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ایک سو اوقیہ دیئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف زمین پر اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے دو خزانے ہیں جو اللہ کی رضا کیلئے خرچ کرتے ہیں۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف نے حضرت عثمان سے ایک زمین چالیس ہزار دینار کے عوض خریدی اور بنو زہرہ کے غرباء اور ضرورتمندوں اور امہات المؤمنین میں تقسیم فرمادی۔ مسور بن مخزمہ کہتے ہیں کہ جب میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس زمین میں سے ان کا حصہ دیا تو حضرت عائشہ نے دریافت فرمایا کہ یہ کس نے بھیجا ہے۔ میں نے کہا عبدالرحمن بن عوف نے۔ تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد تم سے حسن سلوک وہی کرے گا جو نہایت درجہ صبر کرنے والا ہوگا۔ پھر آپؓ نے دعا دی کہ اے اللہ عبدالرحمن بن عوف کو

جنت کے چشمہ سلسبیل کا مشروب پلا۔

ایک بار مدینہ میں اجناس خوردنی کا قحط تھا۔ اسی اثناء میں شام سے سات سو اونٹوں پر مشتمل گندم آٹا اور خوردنی اشیاء کا قافلہ مدینہ آیا جس سے مدینہ میں ہر طرف شور مچ گیا۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا یہ شور کیسا ہے۔ عرض کیا گیا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کا سات سو اونٹوں کا قافلہ آیا ہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ عبدالرحمن جنت میں گھٹنوں کے بل داخل ہوگا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ کی یہ روایت جب حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو پہنچی تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اے ماں میں آپ کو گواہ ٹھہراتا ہوں کہ یہ سارا غلہ اور خوردنی اشیاء اور یہ سب باردانہ اور اونٹوں کے پالان تک میں نے راہ خدا میں دے دیئے تا کہ میں چل کر جنت میں جاؤں۔ ایک بار انہوں نے ایک دن میں تیس تیس غلام آزاد کئے۔

ایک بار اپنا آدھا مال جو چار ہزار درہم تھا راہ خدا میں دے دیا۔ پھر ایک مرتبہ چالیس ہزار درہم پھر ایک بار چالیس ہزار دینار راہ خدا میں صدقہ دیا۔ ایک دفعہ پانچ صد گھوڑے راہ خدا میں وقف کئے۔ پھر دوسری بار پانچ سو اونٹ راہ خدا میں دیئے۔ ان کے بیٹے ابو سلمیٰ روایت کرتے ہیں کہ ہمارے ابا نے امہات المؤمنین کے حق میں ایک باغیچہ کی وصیت فرمائی۔ اس باغیچے کی قیمت چار لاکھ درہم تھی۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے راہ خدا میں دینے کے لئے پچاس ہزار دینار کی وصیت کی تھی۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف کا انتقال اکتیس یا بتیس ہجری میں ہوا۔ بہتر برس زندہ رہے بعض کے نزدیک اٹھہتر برس اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ حضرت عثمان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اگلا ذکر حضرت سعد بن معاذؓ کا ہے۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنو عبدالاشہل سے تھا اور آپ قبیلہ اوس کے سردار تھے۔ حضرت سعد بن معاذ نے حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ حضرت مصعب بیعت عقبہ ثانیہ سے پہلے مدینہ آ گئے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق لوگوں کو اسلام کی طرف بلاتے اور انہیں قرآن پڑھ کر سناتے تھے۔ جب حضرت سعد بن معاذ نے اسلام قبول کیا تو بنو عبدالاشہل سے کہا کہ مجھ پر حرام ہے کہ میں تمہارے مردوں اور عورتوں سے کلام کروں یہاں تک کہ تم اسلام قبول کر لو۔ اس کے بعد سعد نے اپنے قبیلے والوں کو اسلام کے اصول سمجھائے، اور کہتے ہیں کہ ابھی اس دن پر شام نہیں آئی تھی کہ تمام قبیلہ مسلمان ہو گیا اور پھر سعد بن معاذ اور اُسید بن حضیر نے خود اپنے ہاتھ سے اپنی قوم کے بت نکال کر توڑے۔

سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر دونوں چوٹی کے صحابہ میں شمار ہوتے ہیں اور انصار میں تو لاریب ان کا بہت ہی بلند

مقام تھا۔ یہ نوجوان نہایت درجہ مخلص، وفادار اور اسلام اور بانی اسلام کا جاں نثار عاشق نکلا۔ اسکی جوانی کی موت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد کہ سعد کی موت پر تو رحمن کا عرش بھی حرکت میں آ گیا ہے، ایک گہری صداقت پر مبنی تھا۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ میں تشریف لائے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ قریش مکہ کی طرف سے عبداللہ بن ابی بن سلول رئیس اور اس کے مشرک رفقاء کے نام ایک تہدیدی خط آیا کہ تم لوگ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پناہ سے دستبردار ہو جاؤ ورنہ تمہاری خیر نہیں ہے۔ جب مدینہ میں یہ خط پہنچا تو یہ لوگ جو پہلے سے ہی دل میں اسلام کے سخت دشمن ہو رہے تھے۔ آنحضرتؐ سے جنگ کرنے کیلئے تیار ہو گئے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سمجھانے سے وہ اس ارادے سے باز آ گئے۔ جب قریش کو اس تدبیر میں ناکامی ہوئی تو انہوں نے کچھ عرصہ کے بعد اسی قسم کا ایک خط مدینہ کے یہود کے نام بھی ارسال کیا۔ قریش مکہ کا یہ خط ان کے کسی عارضی جوش کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ مستقل طور پر اس بات کا تہیہ کر چکے تھے کہ مسلمانوں کو چین نہیں لینے دیں گے اور اسلام کو دنیا سے مٹا کر چھوڑیں گے۔

چنانچہ ایک ایسا ہی واقعہ ہے جو کفار مکہ کے خونی ارادوں کا پتہ دیتا ہے۔ وہ واقعہ اس طرح ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ کے ایک رئیس سعد بن معاذ جو اوس قبیلہ کے سردار تھے بیت اللہ کا طواف کرنے کیلئے مکہ گئے تو ابو جہل نے ان کو دیکھ کر بڑے غصہ سے کہا کیا تم لوگ یہ خیال کرتے ہو کہ اس مرتد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پناہ دینے کے بعد تم لوگ امن کے ساتھ کعبہ کا طواف کر سکو گے اور تم یہ گمان کرتے ہو کہ تم اس کی حفاظت اور امداد کی طاقت رکھتے ہو۔ خدا کی قسم اگر اس وقت تیرے ساتھ ابو صفوان نہ ہوتا تو تو اپنے گھر والوں کے پاس بچ کر نہ جا سکتا۔ سعد بن معاذ نے کہا واللہ اگر تم نے ہمیں کعبہ سے روکا تو یاد رکھو پھر تمہیں بھی تمہارے شامی راستے پر امن نہیں ملے گا۔

حضرت سعد بن معاذ غزوہ بدر، احد اور خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ غزوہ بدر کے روز اوس کا جھنڈا ان ہی کے پاس تھا۔ غزوہ بدر کے موقع پر حضرت سعد بن معاذ کا جوش و جذبہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت و فدائیت کا اظہار اس رائے سے ہوتا ہے جو بدر میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی تھی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام صحابہ کو جمع کر کے کفار مکہ کے لشکر کی اطلاع دی اور ان سے مشورہ پوچھا کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ بعض صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ قافلہ سے سامنا ہو کیونکہ لشکر کے مقابلہ کے لئے ہم ابھی پوری طرح تیار نہیں۔ مگر آپ نے اس رائے کو پسند نہ فرمایا۔ دوسری طرف اکابر صحابہ نے یہ مشورہ سنا تو اٹھ اٹھ کر جاں نثارانہ تقریریں کیں اور عرض کیا کہ ہمارے جان و مال سب خدا کے ہیں۔ ہم ہر میدان میں ہر خدمت کے لئے حاضر

ہیں۔ چنانچہ مقداد بن عمرو نے بھی کہا یا رسول اللہ ہم موسیٰ کے اصحاب کی طرح نہیں ہیں کہ آپ کو یہ جواب دیں کہ جا تو اور تیرا خدا جا کر لڑو ہم یہیں بیٹھے ہیں بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ جہاں بھی چاہتے ہیں لے چلیں ہم آپ کے ساتھ ہیں اور ہم آپ کے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے ہو کر لڑیں گے۔ آپؐ نے یہ تقریر سنی تو آپ کا چہرہ مبارک خوشی سے تمتمانے لگا۔ مگر اس موقع پر بھی آپ انصار کے جواب کے منتظر تھے چاہتے تھے کوئی انصاری سردار بھی یہی باتیں کہے۔ چنانچہ آپ یہی فرماتے گئے کہ اچھا پھر مجھے مشورہ دو کہ کیا کیا جاوے۔ سعد بن معاذ رئیس اوس نے آپ کا منشا سمجھا اور انصار کی طرف سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ شاید آپ ہماری رائے پوچھتے ہیں۔ خدا کی قسم جب ہم آپ کو سچا سمجھ کر آپ پر ایمان لے آئے ہیں اور ہم نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دے دیا ہے تو پھر اب آپ جہاں چاہیں چلیں ہم آپ کے ساتھ ہیں اور اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے کہ اگر آپ ہمیں سمندر میں کود جانے کو کہیں تو ہم کود جائیں گے اور ہم میں سے ایک فرد بھی پیچھے نہیں رہے گا اور آپ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم سب کو لڑائی میں صابر پائیں گے اور ہم سے وہ بات دیکھیں گے جو آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے گی۔ آپ نے یہ تقریر سنی تو بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر آگے بڑھو اور خوش ہو کیونکہ اللہ نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ کفار کے ان دو گروہوں یعنی لشکر اور قافلہ میں سے کسی ایک گروہ پر وہ ہم کو ضرور غلبہ دے گا اور خدا کی قسم میں گویا اس وقت وہ جگہیں دیکھ رہا ہوں جہاں دشمن کے آدمی قتل ہو کر گریں گے۔ اور پھر ویسا ہی ہوا۔

حضور نے فرمایا: ابھی ان کا ذکر چل رہا ہے باقی ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ خطبہ میں بیان ہوگا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، عِبَادَ اللّٰهِ رحمکم اللہ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔

Khulasa Khutba Juma Huzoor Anwar (aba) 26th - June - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB

……☆……☆……☆……